مکاتیب

مکرمی جناب مولانا عمار خان ناصر صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ORE کی مطبوعہ چند کتب کی شکل میں آپ کا بھیجا ہوا ہدیہ موصول ہوا۔ آپ کی اس نوازش کا بہت بہت شکریہ۔ ان میں بعض کتب سے استفادہ بھی کیا۔ حدود آرڈیننس کے بارے میں کتابچے کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ اس کی بیشتر آرا تو ضرورت سے زیادہ جدت پسندی معلوم ہوئیں، البتہ زنا بالجبر، متضررہ عورت پر حد قذف جاری کرنے میں جلد بازی اور عورت کی گواہی کے بعض پہلو واقعی سنجیدہ غور وفکر کے متقاضی معلوم ہوتے ہیں۔ راقم الحروف کا اداریہ بھی چند ماہ پہلے ''الصیانہ'' میں اس موضوع پر چھپ چکا ہے۔

ماہنامہ ''الشریعہ'' نے دینی جرائد میں ایک مستحسن روایت قائم کی ہے کہ وہ ہر نقطہ نظر اس کے دلائل کے ساتھ اپنے قارئین کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اللہ کرے ہمارے بعض حلقوں میں غیر منصوص مسائل میں بھی دوسرے کا نقطہ نظر نہ سننے بلکہ جلدی سے اس کی نیت پر حملہ آور ہونے کا جو رجحان پایا جاتا ہے، اس کا 'الشریعہ' کے اس طرز عمل سے کچھ علاج ہو جائے۔ البتہ ایک بات محسوس ہوتی ہے کہ احقر کے ناقص خیال میں ''الشریعہ'' محض ایک علمی وتحقیقی مجلّہ نہیں ہے بلکہ دعوتی جریدہ بھی ہے۔ ایک خالص علمی وتحقیقی رسالے کا کام محققین کے نتائج بحث قارئین تک پہنچانا ہوتا ہے۔ ان پر مرتب ہونے والے اثرات سے انھیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ جبکہ ایک مشن رکھنے والے دعوتی رسالے یا کسی بھی داعی کو اپنی کہی ہوئی بات اور کیے ہوئے عمل- خواہ وہ بذات خود کتنا ہی صحیح ہو- پر مرتب ہونے والے اثرات کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ صحیح بخاری شریف کا باب ''باب من ترک الاختیار الخ'' تو ضرور جناب کے مدنظر ہوگا۔ امید ہے کہ ''الشریعہ'' میں چھپنے والے مضامین کا اس نقطہ نظر سے بھی جائزہ لیا جاتا ہوگا۔ مجھ جیسے کا آپ جیسے فرد اور گھرانے کو مشورہ دینا تو ''حکمت بلقمان آموختن'' والی بات ہوگی۔ مسجد اقصیٰ والے مسئلے میں بھی جناب نے جس نقطہ نظر کو دیانت داری سے درست اور برحق سمجھا، بڑی وضاحت کے ساتھ علمی اور تحقیقی انداز میں اسے بیان فرما دیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس